سبق:7

رشوت

جوشؔ ملیح آبادی

تخلیق: نظم میں کسی بھی موضوع کو تسلسل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ نظم کے مصرعوں کو بند کی شکل میں لکھا جاتا ہے اور بند میں چار، پانچ، یا چھ مصرعے ہوتے ہیں۔ شعراء نظموں میں مختلف سماجی مسائل کو کامیابی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نظم ''رشوت'' میں شاعر انقلاب جوشؔ ملیح آبادی نے سماج کے ایک اہم مسئلہ کو اجاگر کیا ہے۔ اس قسم کے قبیح مسائل کے تدارک کی یہ کوشش صحیح معنوں میں قابل ستائش ہے۔ اس نظم میں شاعر نے چور بازاری، بے ایمانی، بے ضمیری اور رشوت خوری کا پردہ فاش کیا ہے۔

تخلیق کار: نام شبیر حسن خان، جوشؔ تخلص، سنِ پیدائش 5/دسمبر 1898ء ایک علمی و ادبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ذاتی مطالعہ سے انھوں نے اپنی علمی معلومات میں اضافہ کیا۔ ایک عرصہ تک دارالترجمہ، جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں کام کرتے رہے۔ بعدازاں دہلی کے دوران قیام ایک ادبی رسالہ ''کلیم'' شائع کیا اور سرکاری رسالہ ''آج کل'' کے مدیر اعلا رہے۔ تقسیمِ ہند کے بعد 1956ء میں پاکستان کے شہر کراچی منتقل ہوئے اور وہیں 1982ء میں ان کا انتقال ہوا۔

جوش ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ ان کا شمار اردو کے مشہور نظم گو شعراء میں ہوتا ہے۔ ان کے کلام کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ نقش و نگار، شعلہ و شبنم، حرف و حکایت، جنون و حکمت، فکر و نشاط، آیات و نغمات، عرش و فرش، سنبل و سلاسل اور سموم و صبا ان کے مجموعے کلام ہیں۔ ان کی خودنوشت ''یادوں کی برات'' کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔

لوگ ہم سے روز کہتے ہیں یہ عادت چھوڑئے　　یہ تجارت ہے خلافِ آدمیت چھوڑئے
اس سے بدتر لت نہیں کوئی یہ لت چھوڑئے　　روز اخباروں میں چھپتا ہے کہ رشوت چھوڑئے
احمقانہ ہر عمل ہر قول مجنونانہ ہے
اپنی بستی ناصحوں کا ایک پاگل خانہ ہے

ہاتھ سے کھودیں اگر اس چیز کو پائیں گے کیا　　ہم اگر رشوت نہیں لیں گے تو پھر کھائیں گے کیا
قید بھی کردیں تو ہم کو راہ پر لائیں گے کیا　　یہ جنونِ عشق کے انداز چھٹ جائیں گے کیا
ملک بھر کو قید کردے کس کے بس کی بات ہے
خیر سے سب ہیں کوئی دو چار بس کی بات ہے

یہ ہوس یہ چور بازاری یہ مہنگائی یہ بھاؤ　　رائی کی قیمت ہو جب پربت تو کیوں آئے نہ تاؤ
اپنی تنخواہوں کی ندّی میں ہے پانی آدھ پاؤ　　اور لاکھوں ٹن کی بھاری اپنے جیون کی ہے ناؤ
مستعد ہیں ہم سے جو رشوت چھڑانے کے لئے
ریت میں کھیتے ہیں وہ کشتی چلانے کے لئے

سب سے پہلے خوں آشامئی صنعت روکئے　　تیغ زن سرمایہ داری کی شقاوت روکئے
اتنی کم تنخواہ دینے کی بھی خِسّت روکئے　　روز و شب بڑھتی ہوئی چیزوں کی قیمت روکئے
یہ ہلاکت خیزیاں جس دن فنا ہو جائیں گی
رشوتوں کی آندھیاں دَم میں ہوا ہو جائیں گی

فرہنگ

I (الف) الفاظ و معانی:

تجارت	= (ا۔مث) کاروبار	لت	= (ا۔مث) بُری عادت
قول	= (ا۔مذ) بات عہد و پیمان، اقرار	مجنونانہ	= (صف۔مذ) پاگل پن
ناصح	= (ا۔مذ) نصیحت کرنے والا	بھاؤ	= (ا۔مذ) قیمت
پربت	= (ا۔مذ) پہاڑ	تاؤ	= (ا۔مذ) غصہ

KTBS Not to be republished

جنوں = (ا۔مذ) دیوانگی
ہوس = (ا۔مث) لالچ
ناؤ = (ا۔مث) کشتی
مستعد = (صف) تیار، آمادہ، چست
کھینا = (مص) چپو سے ناؤ چلانا
شقاوت = (ا۔مث) بدنصیبی، بدمعاشی
خسّت = (ا۔مث) بخیلی، کنجوسی

(ب) مرکبات:

خوں آشامی = خونخواری، ظلم وستم
ہلاکت خیز = تباہ کرنے والا
جنونِ عشق = عشق کی دیوانگی
تیغ زن = تلوار چلانے والا
خلافِ آدمیت = انسانیت کے خلاف
روز وشب = دن ورات

(ج) محاورے:

راہ پہ لانا = سیدھا راستہ بتانا
تاؤ آنا = غصہ آنا
ہوا ہونا = غائب ہونا، کافور ہونا

(د) معنوی فرق:

چھٹنا = صاف ہونا، بکھرنا
چھُٹنا = رہا ہونا، آزاد ہونا
چور = دوسروں کا مال چُرانے والا
چُور = ریزہ ریزہ، ٹکڑے ٹکڑے
عمل = کام
امل = اُمید، آرزو
رِیت = رواج
رَیت = بالو
دَم = لمحہ، سانس
دُم = پونچھ
مُلک = دیس، سلطنت
مَلک = فرشتہ

II (الف) درج ذیل کے جواب ایک جملے میں لکھئے۔

۱) شاعر کونسی عادت کو خلاف آدمیت کہہ رہا ہے؟

۲) شاعر اپنی بستی کو کن لوگوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے؟

KTBS Not to be republished

۳) شاعر کی نظر میں رشوت نہ لینے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

(ب) تفصیلی جوابات لکھئے۔

۴) شاعر کے نزدیک رشوت کو چھوڑنا کس لئے محال ہے؟

۵) رشوت ستانی کو مٹانے کے لئے کونسے اقدامات کرنے چاہئے؟

(ج) اس نظم کا خلاصہ لکھئے۔

III (الف) درج ذیل بند کو غور سے پڑھ کر اس میں لکھے گئے غلط الفاظ کی جگہ صحیح الفاظ درج کیجئے۔

لوگ ہم سے روز کہتے ہیں یہ لعنت چھوڑئے
یہ شرارت ہے خلافِ آدمیت چھوڑئے
اس سے بہتر لت نہیں کوئی ، یہ لت چھوڑئے
روز خبروں میں چھپتا ہے کہ رشوت چھوڑئے

احمقانہ ہر عمل ہر بول مجنونانہ ہے
اپنی بستی کاہلوں کا ایک پاگل خانہ ہے

(ب) پہلے دو لفظوں میں جو تعلق ہے اس کی مناسبت سے اگلا لفظ لکھئے۔

۶) رشوت جوش آمد بہار.....

۷) احمق احمقانہ ناصح .....

۸) فنا بقا قید .....

۹) عادت لت ہوس .....

(ج) صحیح جواب کی نشاندہی کیجئے۔

۱۰) یہ تجارت ہے خلافِ آدمیت چھوڑئے

یہ تجارت سے مراد: سود، رشوت، قرض

K T B S Not to be republished

۱۱) رائی کی قیمت ہو جب پربت تو کیوں آئے نہ تاؤ

تاؤ میں آنے کی وجہ: چھوٹی سی چھوٹی چیز کی مہنگائی

رائی کی قیمت میں اضافہ

پہاڑ جیسا نقصان

۱۲) ریت میں کھیتے ہیں وہ کشتی چلانے کے لئے۔

اس کا مطلب ہے: حالات سے نباہ کرنا

ناممکن کو ممکن سمجھنا

مستقبل کے حسین خواب دیکھنا

۱۳) اپنی بستی ناصحوں کا ایک پاگل خانہ ہے

اس مصرعہ کا لہجہ: مزاحیہ، سنجیدہ، طنزیہ

(د) درج ذیل الفاظ سے قوافی کی جوڑیاں بنائیے۔

رشوت، مجنونانہ، بھاؤ، قیمت، فنا، تاؤ، پاگل خانہ، بقا

عملی سرگرمی:

سماج میں موجود برائیوں پر لکھی گئی نظموں کو تلاش کیجئے اور اپنی جماعت میں پڑھ کر سنائیے اور اپنے استاد سے نظم کی تشریح سماعت کیجئے۔

یہ نظم ترکیب بند کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ اس نظم میں ہر بند کا آخری شعر جداگانہ ہوتا ہے۔ اس نظم کے ہر بند کے قافیوں کی فہرست بنائیے۔

☆☆☆

K T B S Not to be republished